REGD No. L.5254

214

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل

لاہور پاکستان

ہفتہ وار نمبر ۸

یوم سہ شنبہ

جلد ۳	۸ ماہ امان ھ ۱۳۲۸ ش	۷ جمادی الاوّل ۱۳۶۸	۸ مارچ ۱۹۴۹ء	نمبر ۵۵

صرف خدا شناسی ہی انسانیت کو تباہی سے بچا سکتی ہے

اندرونی معاملات اور اعتقادات میں تمام فرقوں کو کامل آزادی حاصل ہوگی (لیاقت)

کراچی ۷ رمارچ۔ آج تیسرے پہر مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم نے پاکستان کے آئندہ آئین کے بنیادی نکات پر مشتمل اہم قرارداد مجلس دستور ساز میں پیش کی۔ اس موقعہ پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تین امور پر زور دیا۔ (۱) حکومت اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالےٰ کی ایک مقدس امانت ہے۔ جو عوام کو سونپی گئی ہے۔ (۲) اقلیتوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق پوری پوری مذہبی اور تمدنی آزادی حاصل ہوگی (۳) مسلمانوں کے تمام فرقوں کو اعتقادات اور اندرونی معاملات میں پوری آزادی حاصل ہوگی۔

وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر انسان نے زندگی کی روحانی قدروں کو نظر انداز نہ کیا ہوتا۔ اور اگر خدا پر اس کا اعتقاد کمزور نہ پڑ گیا ہوتا۔ تو اس سائنسی ترقی کی وجہ سے خود اس کی ہستی خطرے میں نہ پڑتی خدا شناسی ہی انسانیت کو تباہی سے بچا سکتی ہے۔ قرارداد کی تمہید کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اس امر کو صاف اور غیر مبہم الفاظ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اقتدار تمام تر ایک مقدس امانت ہے۔ جو خداوند تعالےٰ کی طرف سے ہمیں اس لئے مفوض ہوا ہے۔ کہ ہم اسے نوع انسان کی خدمت کے لئے استعمال کریں۔ نہ کہ یہ امانت ظلم و تشدد اور خود غرضی کا آلہ بن جائے۔ اور یہی جمہوریت کا نچوڑ ہے۔

اسلامی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا مسلمانوں کی رواداری کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ دنیا میں کوئی اسلامی ملک ایسا نہیں ہے جہاں اقلیتیں کافی تعداد میں موجود نہ ہوں۔ اور جہاں وہ اپنے مذہب اور ثقافت کو برقرار نہ رکھ سکی ہوں۔

مسلمانوں کے اندرونی فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ مملکت ایک ایسا اسلامی معاشرہ پیدا کرنے کی سعی کرے گی۔ جو باہمی تنازعات سے مبرا ہو۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اعتقادات کے معاملے میں وہ مسلمانوں کے کسی طبقے کی آزادی کو سلب کرے گی۔ کسی فرقہ کو خواہ وہ اکثریت میں ہو یا اقلیت میں یہ اجازت نہیں ہوگی کہ وہ دوسروں کو اپنا تحکم قبول کرنے پر مجبور کرے۔ اور اپنے اندرونی معاملات اور فرقہ وارانہ اعتقادات میں تمام فرقوں کو کامل آزادی اور وسعت حاصل ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ مختلف فرقے اس منشاء کے مطابق عمل کریں گے۔ جو اس حدیث نبوی میں مذکور ہے کہ میری امت کے لوگوں میں اختلافات والے ایک نعمت ہیں۔

اقلیتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ایک ۴۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۷ رمارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے سر میں سخت درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

محترم نواب صاحب کو آج بخار پھر تیز ہو گیا۔ ویسے عام حالت اچھی رہی۔ خون کے دباؤ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے فرق پڑ رہا ہے دل کی حالت بدستور ہے۔ احباب جماعت دعا فرماتے رہیں۔ ایک ضروری دوا Heparin کی نواب صاحب کے لئے فوری ضرورت ہے احباب اپنے اپنے مقام پر تلاش کر کے اگر بھجوا سکیں تو میں بہت ممنون ہوں گا۔

آزاد کشمیر گورنمنٹ مستعفی ہو گئی

مظفر پور ۷ رمارچ۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے صدر سردار ابراہیم اور ان کی کابینہ جموں کشمیر مسلم کانفرنس کی ہدایت کے مطابق مستعفی ہو گئی ہے۔

صوبہ سرحد کا میزانیہ اسمبلی میں پیش کر دیا گیا

تین کروڑ ۶۶ لاکھ آمد — تین کروڑ ۸۱ لاکھ خرچ

پشاور ۷ رمارچ۔ آج صوبہ سرحد اسمبلی میں خان عبد القیوم وزیر اعظم نے وزیر مالیات کی حیثیت سے ۵۰-۱۹۴۹ء کا متوازن میزانیہ پیش کیا جس میں تین کروڑ ۶۶ لاکھ ۴۶ ہزار روپیہ کی آمدنی کے مقابلہ میں تین کروڑ ۸۱ لاکھ ۹۷ ہزار روپے خرچ دکھایا گیا۔ گویا ۱۴ لاکھ ۵۱ ہزار روپے کا خسارہ رہے گا۔

وزیر اعظم نے میزانیہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ۲۱ لاکھ ۳۱ ہزار روپے کی بچت کو شامل کر کے یہ خسارہ ۶ لاکھ ۸۰ ہزار روپے کی بچت میں تبدیل ہو جائے گا۔ میزانیہ میں کارخانے قائم کرنے، سڑکوں کی تعمیر ہسپتالوں کی توسیع اور مدارس جاری کرنے کے لئے کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔

لاہور کے مجسٹریٹ درجہ اوّل کو پچاس روپے جرمانہ

—— ہمارے سٹاف رپورٹر سے ——

لاہور ۷ رمارچ۔ آج ہائی کورٹ کی فل بینچ نے لاہور کے مشہور مجسٹریٹ چودھری قادر بخش کو "توہین عدالت" کے جرم میں پچاس روپے جرم کی سزا دی۔ ملزم کے وکیل نے عدالت میں غیر مشروط طور پر معافی بھی مانگی تھی۔

آج ہائی کورٹ میں چودھری قادر بخش مجسٹریٹ درجہ اول لاہور کے خلاف مقدمہ توہین عدالت کی سماعت شروع ہوئی۔ مسٹر چیف جسٹس عبد الرشید، مسٹر جسٹس محمد منیر اور مسٹر جسٹس محمد شریف برسر اجلاس تھے۔ واضح رہے کہ یہ مقدمہ لاہور کے ایک پلیڈر محمد شفیع نامی مجسٹریٹ مذکور کے خلاف اس لئے دائر کیا تھا کہ انہوں نے ایک حکم امتناعی جاری کرتے وقت ایک سب جج کے فیصلے پر یہ ریمارک کیا تھا۔ کہ "یہ فیصلہ احمقانہ ہے لکھنے والا بے وقوف ہے۔ اور اس کی وکالت کرنے والا بھی بے وقوف تھا۔"

محمد شفیع پلیڈر کی وکالت لاہور بار ایسوسی ایشن کے صدر خلیفہ شجاع الدین، شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ، مسٹر محمد علی قصوری اور مسٹر ویرسین ساہنی نے کی۔ خلیفہ صاحب نے اپنی بحث میں بے شمار ایسے نظائر پیش کئے۔ جن سے یہ ثابت ہوتا تھا۔ کہ ملزم نے واقعی یہ ریمارک دے کر عدالت کی توہین کی۔

ملزم کی طرف سے شیخ منظور قادر پیش ہوئے۔ جو فیصلے کے حسن و قبح پر تو بحث کرتے رہے۔ لیکن چیف جسٹس کے بار بار یہ سوال کرنے پر کہ اگر فیصلے کو غلط مان بھی لیا جائے۔ تو لکھنے والا اور وکالت کرنے والا احمق کس طرح ہو سکتا ہے جواب نہ دے سکے۔

ملزم کے وکیل نے بحث کے آخر میں غیر مشروط طور پر جرم کی معافی بھی مانگی۔ بحثوں کی سماعت کے بعد فل بینچ نے ملزم کو پچاس روپے جرمانہ کی سزا دی۔ اور کہا کہ یہ ملزم کے لئے نرم سے نرم سزا ہے۔

مزید دو سال تک مشرقی پنجاب سے بجلی آئیگی

لاہور ۷ رمارچ۔ حکومت مشرقی پنجاب نے منڈی ہائیڈرو الیکٹرک پاور ہاؤس سے مغربی پنجاب میں مزید دو سال کے لئے بجلی مہیا کرنا منظور کر لیا ہے۔ موجودہ معاہدہ ۳۱ رمارچ ۱۹۴۹ء کو ختم ہو گا۔ معاہدہ کی شرائط کے تحت یکم اپریل سے ماہ نومبر کے اختتام تک کے پہلے آٹھ ماہ میں دو ہزار کلوواٹ اور اگلے چار ماہ یعنی تا اختتام ۳۱ رمارچ ۱۹۵۰ء میں پانچ ہزار کلوواٹ بجلی مہیا ہو گی۔ یکم اپریل ۱۹۵۰ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء تک بجلی کی سپلائی ۲½ ہزار کلوواٹ تک رہ جائے گی لیکن مشرقی پنجاب کے حتی الامکان فالتو بجلی مہیا کرنے کی استطاعت کے پیش نظر گفت و شنید سے بجلی کی مقدار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

امریکہ کے دفاعی نظم و نسق کو مضبوط بنانے کے لئے صدر ٹرومین کی سفارشات

بری بحری اور فضائی طاقتوں کو محکمہ دفاع کے کنٹرول میں دے دینے کا فیصلہ

واشنگٹن ۷ مارچ۔ صدر ٹرومین نے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ دفاعی نظم و نسق کو مضبوط بنانے کے لئے کانگرس کوئی قانون بنائے۔

یہ اقدام جو امریکہ کی تینوں دفاعی فوجوں کو متحد کرنے کی دوسری کوشش ہے۔ سابق صدر ہاورس کے کمیشن کی گورنمنٹ ایگزیکٹو برانچ کی بنیاد پر قائم ہے۔ صدر نے اس قانون کی سفارش کی ہے۔ کہ قومی فوج کی ایک سرکاری ایگزیکٹو ڈیپارٹمنٹ میں تبدیل کر دیا جائے۔ اور اس کا نام محکمہ دفاع رکھا جائے۔ اور دفاع کی ضمانت زیادہ ذمہ دارانہ طریق پر دی جائے۔

اور بری۔ بحری اور فضائی افواج کے وزیروں کو وزیر دفاع کے براہ راست کنٹرول اور ہدایات میں رکھا جائے۔

وزیر دفاع ان فرائض کا بھی ذمہ دار ہوگا۔ جو اس وقت دا میونیشن و اسلحہ) بورڈ اور ریسرچ ڈویلپمنٹ بورڈ کے ذمہ ہیں۔ (۵) ایک جوائنٹ چیفس آف سٹاف کا چیئرمین مقرر کیا جائے۔ جو صدر امور وزیر دفاع کا فوجی مشیر ہوگا۔ اور تین ڈیفنس انڈر سکرٹریوں کو اور تین اسسٹنٹ ڈیفنس سکرٹریوں کے لئے نئی آسامیاں نکالی جائیں۔ جو وزیر دفاع کی بڑھی ہوئی ذمہ واریوں میں اس کی مدد کریں۔

اپنی سفارشات کو جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچانے پر زور دیتے ہوئے صدر ٹرومین نے کہا۔ تینوں فوجوں کو متحد کرنے کی فوری ترقی ہی ہمارے دفاعی ڈالر کی واپسی کی ضمانت ہے۔

آزاد کشمیر کے وزیر دفاع کی پریس کانفرنس

لاہور ۷ مارچ۔ کل نمائندگان صحافت کو مخاطب کرتے ہوئے آزاد کشمیر حکومت کے وزیر دفاع کرنل علی احمد شاہ نے فرمایا۔ آزاد کشمیر حکومت کی کابینہ مسلم کانفرنس کو اپنا سرپرست مانتی ہے۔ اور اگر مسلم کانفرنس اس کابینہ کو مستعفی ہو جانے کی ہدایت کریگی۔ تو اسے کانفرنس مذکورہ کا حکم ماننے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ آپ نے کہا۔ حکومت ہندوستان کے اکابر کو چاہیئے۔ کہ اب اگر انہوں نے بے پناہ خونریزی کے بعد ایک بار پھر استصواب رائے عامہ کی طرف رجوع کیا ہے۔ تو وہ اپنے وعدوں پر قائم رہیں۔ اور کشمیر کے عوام کو اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کرنے کا موقعہ دیں۔ آپ نے کہا۔ شکر ہے کہ حکومت ہندوستان کو اس امر کا احساس ہوا۔ کہ مہاراجہ کو ریاست کے عوام کی قسمتوں کا خود بخود فیصلہ کر دینے کا کوئی حق نہ تھا۔ اور کہ کشمیر کو بالجبر ہندوستان کے ساتھ ملانے کی کوشش بھی مستحسن نہ تھی۔

آپ نے آخر میں کہا۔ اگر استصواب منصفانہ اور غیر جانبدارانہ نہ ہوا۔ تو آزاد کشمیر حکومت اور کشمیر کے عوام ہرگز اسے منظور نہ کریں گے۔ اور اپنے مذہبی فریضہ جہاد کو آخری دم تک جاری رکھیں گے۔

(نامہ نگار خصوصی)

گوردوارہ ننکانہ صاحب کی دیوار کی مرمت

لاہور ۷ مارچ۔ ۳ جون ۱۹۴۷ء کو دریا میں سیلاب آجانے کی وجہ سے دیپالپور موگہ کے آر۔ ڈی ۵۹۵۰۰۔ آر میں شگاف پڑ گیا تھا۔ جس کے سبب کافی نقصان ہوا۔ اور گوردوارہ ننکانہ صاحب دیپالپور کی ایک پختہ دیوار کو بھی نقصان پہنچا تھا۔

حکومت مغربی پنجاب نے اقلیتوں سے برادرانہ تعلقات۔ اور خیر سگالی کے جذبہ کے تحت گوردوارہ کے متولیوں کی عدم موجودگی میں جو مشرقی پنجاب میں چلے گئے ہیں۔ گوردوارہ کی نقصان رسیدہ دیوار کی ضروری مرمت کر دی ہے۔

مستقل حقوق اراضی کے متعلق سرکاری حکم

لاہور ۷ مارچ۔ ایک مقامی اردو اخبار نے اس امر کی شکایت کی ہے۔ کہ مہاجرین کو اپنے دعاوی باقاعدہ طور پر تصدیق کرانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے مہاجرین کے مشروط مستقل حقوق اراضی سے متعلق سرکاری سکیم پر بھی شکوک کا اظہار کیا ہے۔ حکومت مغربی پنجاب یہ بتانا چاہتی ہے۔ کہ رجسٹر کرنے والے افسروں کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ اگر مہاجرین کی طرف سے بلا تصدیق فارم پیش ہوں۔ تو وہ خود ہی حلفیہ بیان پر ان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ لہذا مہاجرین کو اپنے دعاوی کی تصدیق اور اندراج میں کوئی مشکل پیش نہیں آنی چاہیئے۔

دعاوی کے اندراج سے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جن دعویداروں کو زمین الاٹ ہو چکی ہے۔ انہیں اس ضلع کے افسر رجسٹر کنندہ کے پاس درخواست کرنا ہوگی۔ جہاں انہیں زمینیں الاٹ ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ کسی دوسرے ضلع میں درخواست نہیں کر سکتے۔ لیکن جن مہاجرین کو ابھی تک کوئی زمین الاٹ نہیں ہوئی۔ انہیں اجازت ہے۔ کہ اپنے سکونتی ضلع کے افسر رجسٹر کنندہ سے اپنے دعاوی رجسٹر کرالیں۔ بہرحال وہ اپنی درخواست میں کسی دوسرے حسب پسند ضلع کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں۔

سندھ اسمبلی کا سپیکر

کراچی ۷ مارچ۔ سندھ لیگ اسمبلی پارٹی نے متفقہ طور پر آغا بدرالدین کو اسمبلی کی سپیکرشپ کے لئے نامزد کیا ہے۔ اسمبلی کا اجلاس جلدی ہونے والا ہے۔

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب کی علالت

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے سابق مبلغ امریکہ تا حال علیل ہیں۔ فوری طور پر جو شدید خطرہ پیدا ہو گیا تھا گو اس میں کافی کمی واقع ہو گئی ہے۔ لیکن پاؤں اور ٹانگ پر . Gangrene (ماس کا سڑ جانا) تا حال موجود ہے جس کا غالباً اپریشن ہوگا۔ احباب صوفی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے التزاماً دعا جاری رکھیں۔

خاکسار نصیر الدین احمد

آسٹریلیا کی احتیاطی تدابیر میں سختی

سڈنی ۷ مارچ۔ دریائے اسنوئی کی ترقی کی بیس کروڑ پونڈ کی اسکیم اور کچھ دوسری اہم دفاعی اسکیموں کے اعلان کے بعد آسٹریلیا کی حکومت احتیاطی تدابیر سخت تر کرنے کی ضرورت کو محسوس کر رہی ہے۔ اس ہفتہ میں وزیر اعظم نے دفاعی محافظوں کی خفیہ پولیس کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ اس کے بعد وزیر دفاع سائنس کی ریسرچ کرنے والے تمام ملازمین کے کردار کی جانچ کیا کریں گے۔

ان تحریکوں کا خاص مقصد یہ ہے کہ آسٹریلیا کو مخلف رازدینانے میں برطانیہ اور امریکہ کو آسٹریلیا پر ان کے راز رہنے کا اعتماد قائم ہو جائے اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ اقدامات اس وقت سے کافی عرصہ قبل اٹھائے جا رہے ہیں جبکہ ماہر دفاع سر فریڈرک شیڈن دفاعی صنعتوں اور مزدوروں کو آسٹریلیا لانے کے لئے برطانیہ کا دورہ کریں گے۔

(ادستار)

گورنر جنرل پاکستان کی مراجعت کراچی

کراچی ۷ مارچ۔ گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین قبائلی علاقوں کا چھ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج شام کراچی واپس پہنچ گئے۔ آج صبح انہوں نے پشاور میں سرحدی کابینہ کے ارکان سے تبادلہ خیالات کیا۔

مسلم لیگ ٹکٹ کیلئے درخواستیں

(سید خلیل الرحمن کا اعلان)

لاہور ۷ مارچ۔ مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کے سیکرٹری سید خلیل الرحمن نے ایک اخباری بیان میں پاکستان آئین ساز اسمبلی میں مسٹر حسین شہید سہروردی کی خالی نشست اور ایک دوسری جگہ مسلم لیگ کا ٹکٹ حاصل کرنے والوں سے درخواستیں طلب کی ہیں۔

وقت کی کفایت کے پیش نظر یہ تجویز ہوا ہے کہ درخواستیں پانچ سو روپے کی نقد ضمانت کے ہمراہ مشرقی بنگال کی صوبائی مسلم لیگ کے سیکرٹری کے نام بھیجی جائیں سیکرٹری درخواستیں وصول کرنے کے بعد اپنی سفارش کے ساتھ ۱۵ مارچ تک مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کے پاس بھیج دیں گے۔

درخواستوں کے فارم مشرقی بنگال کی صوبائی مسلم لیگ کے دفتر سے حاصل ہو سکتے ہیں (اسٹاف رپورٹر)

کیپٹن ایاز صاحب مبایعین میں شامل ہو گئے ہیں

کیپٹن حاجی احمد خان ایاز صاحب ۹/۲/۴۸ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر دوبارہ بیعت کر کے مبایعین میں شامل ہو چکے ہیں۔ چونکہ بعض لوگ ان کے متعلق غلط فہمی کرتے رہتے ہیں اس لئے ان کی خواہش کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور خدمت دین کی توفیق بخشے آمین

ہندوپاکستان کے خوشگوار تعلقات

دہلی ۷ مارچ۔ آج پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندو پاکستان کے مراسم انتہائی خوشگوار ہو گئے ہیں اور کشمیر کا مسئلہ طے ہو جانے کے بعد یہ تعلقات اور بھی خوشگوار ہو جائیں گے۔

یمن میں قبائلیوں کی بغاوت

۳۳ باغی لیڈروں کے سر قلم کر دئیے گئے

عدن ۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ یمن میں قبائلیوں کی بغاوت کے بعد رائل ایئرفورس کے طیاروں نے سعودی عرب کے جنوب مغرب میں عدن کی شمالی سرحد پر بمباری کر کے کئی عرب حلقوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ امام یمن نے قبائلیوں کی بغاوت کو سختی سے کچل ڈالا اور گزشتہ قبائلیوں کے ۳۳ باغی لیڈروں کے سر قلم کر دئیے گئے۔

باخبر حلقوں کو یقین تھا کہ یمن میں عام بغاوت کا ہر لمحہ خطرہ ہے گزشتہ سال امام یحییٰ کے قتل کے بعد سے کر اب تک یمن کے حالات سخت غیر یقینی سے تھے حضرموت کے علاقہ میں قحط اور تمام جنوبی عرب میں غذائی قلت نے عام بے چینی اور اضطراب میں مزید اضافہ کر دیا۔

یاد رہے کہ سال گذشتہ نوے سالہ امام یمن اور ان کے دو بیٹوں کے بہیمانہ قتل کے بعد یمن میں برابر جانشینی تک خانہ جنگی جاری رہی تھی۔ امام کے قتل کے بعد عبد اللہ الوہابیہ نے اپنی فرمانروائی کا اعلان کر دیا تھا لیکن امام کے سب سے بڑے فرزند امیر سیف الاسلام فوجیں جمع کرنے کے بعد ۱۴ مارچ کو دارالحکومت صنعا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد ازاں عبد اللہ کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا جس کے بعد قبائلیوں نے کچھ لوٹ مار اور آتشزدگی کی تھی۔

خطبہ عید الاضحیہ

کوئی قومی ترقی بغیر اولاد کی قربانی کے نہیں ہو سکتی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنے اکلوتے بیٹے کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء بمقام منٹو پارک لاہور

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر آپ نماز کے بعد اس قربانی کے گوشت سے جو آپ پیش کرتے تھے ناشتہ فرماتے تھے۔ اس لئے عید الاضحیہ کا خطبہ عید الفطر کی نسبت مختصر کیا جاتا ہے۔ تاکہ جو لوگ اس سنت اور تعامل کی اتباع کرنا چاہیں وہ اس پر عمل کر سکیں۔ گو شہروں میں یہ بات آجکل ناممکن ہو گئی ہے۔ بوجہ اس کے کہ قربانیاں قریب میں نہیں کی جا سکتیں۔ وہ شہر اتنے بڑے بڑے شہر بن گئے ہیں۔ کہ باہر جا کر نماز پڑھنے اور پھر واپس آنے میں ہی بارہ ایک بج جاتے ہیں :

یہ عید جو عید الاضحیہ کہلاتی ہے۔ یعنی

قربانیوں کی عید

کس طرح شروع ہوئی۔ اور کس واقعہ کی یاد میں مقرر ہوئی۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جو ہمیشہ مسلمانوں میں بیان ہوتا چلا آیا ہے۔ اور قریباً تمام تعلیم یافتہ لوگ اس سے واقف ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی قربانی پیش کی۔ ایک رویا کی بنا پر ایک ارشاد الٰہی کی بنا پر۔ اور خدا نے ان کے اس فعل کو پسند فرما کر حکم دیا کہ تم بکرے کی قربانی کرو۔ بیٹے کی قربانی نہ کرو۔ میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو یہ دکھائی دیا تھا کہ اپنے بیٹے کو قربان کر رہے ہیں اس کی کیا تعبیر تھی۔ میں بارہا بتا چکا ہوں۔ کہ بیٹے کی قربانی کا یہ مطلب نہیں تھا کہ چھری لے کر اپنے بیٹے کو ذبح کر دو۔ بلکہ مطلب یہ تھا۔ کہ دین کی خدمت کے لئے اپنے بیٹے کو وقف کر دو۔ دنیوی ترقیات کے رستہ کو چھوڑ دینا۔ دنیوی عزتوں پر لات مار دینا اور دنیوی کامیابیوں کے حصول کے تمام ذرائع کو نظر انداز کر دینا ایک

بہت بڑی موت

ہوتی ہے۔ جو بسا اوقات دوسری موت سے زیادہ سخت معلوم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ دوسری موت کو تو قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن اس موت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کیونکہ اس میں احساس اذیت بہت لمبا ہوتا ہے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک انسان کو تکالیف میں مبتلا رہنا پڑتا ہے بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس زمانہ کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کے حکم اور ارشاد کو جس رنگ میں سمجھا۔ اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس زمانہ میں چونکہ عام طور پر انسانوں کی قربانیاں کی جاتی تھیں۔ اس لئے وہ بھی اپنے بچے کو ظاہری رنگ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ تھا کہ وہ انسانی قربانی کسی نبی کے ذریعہ سے روک دے۔ اور اسی لئے اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ نظارہ دکھایا۔ کہ وہ اپنے بیٹے کو قربان کر رہے ہیں۔ اس طرح دونوں فائدے ہو گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایمان کا بھی ایک روشن ثبوت دنیا کو مل گیا اور دوسری طرف ہمیشہ کے لئے یہ بات مذہب کا جزو بن گئی۔ کہ انسان کی قربانی کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ خواہ وہ اپنا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

یہ عید اس خوشی میں منائی جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے

بیٹے کی قربانی

خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش کی۔ لیکن ہماری یہ حالت ہے کہ ہم ان کے دنبہ کی قربانی کو تو یاد رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارا ذہن اس طرف بالکل نہیں جاتا۔ کہ ہم کس چیز کی یاد مناتے ہیں۔ اور کس چیز کی یاد بھلاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

دو قربانیاں

تھیں۔ ایک وہ قربانی جو انہوں نے اپنے بیٹے کی کی۔ اور ایک وہ قربانی جو انہوں نے بکرے کی کی۔ بکرے کی قربانی محض یادگار کے طور پر تھی۔ تاکہ جو حقیقی قربانی انہوں نے پیش کی تھی۔ اس کی ایک ظاہری شکل بھی پیدا کر دی جائے۔ اصل قربانی ان کی یہی تھی کہ انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع میں نے اپنی نسل کو

خدائے واحد کی یاد

اور اسکے ذکر کے لئے ایک ایسی جگہ بسا دیا ہے جہاں دنیوی آمد کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اور جہاں کی زندگی دنیوی مال و متاع کے کمانے میں مدد نہیں ہو سکتی۔ یہ قربانی تھی۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ لیکن اس کی یاد کے طور پر خدا تعالےٰ نے یہ بھی فرما دیا۔ کہ تم بکرے کی قربانی کرو۔ (اس موقعہ پر ایک احمدی نوجوان نے کھڑے ہو کر حضور کا فوٹو لینا چاہا۔ اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور اُس نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ میاں اپنے کیریکٹر مسلمانوں والے بناؤ۔ یورپ تمہارا آقا نہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے آقا ہیں۔ کہیں تم نے پڑھا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔ کیا چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو۔ تمہیں بتایا یہ جا رہا ہے۔ کہ تم اسماعیلؑ کی طرح اپنی جانیں قربان کرو۔ اور تم کام وہ کرتے ہو۔ جو محض تعیش کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ نہ تم میری باتیں سنتے ہو۔ اور نہ ضرورت سمجھتے ہو۔ کہ سنو اگر میرے ایک لفظ پر بھی تم عمل کر لو۔ تو تمہاری اور تمہاری اولادوں کی زندگی سنور جائے۔ لیکن اگر میرا ہزار فوٹو بھی تمہارے پاس موجود ہو۔ تو وہ تمہیں ایک پیسے کا بھی فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فوٹو ہمارے پاس نہیں۔ پھر ہمیں کیا نقصان ہو گیا۔ اسی طرح اگر میرے فوٹو مٹ جائیں گے۔ تو کیا نقصان ہو جائے گا۔)

اس کے بعد پھر سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دو فعل کئے تھے۔ ایک انہوں نے اپنے بیٹے کی قربانی پیش کی۔ اور دوسرے اس کی یاد میں انہوں نے بکرے کی قربانی پیش کی۔ مگر

آج کے دن

مسلمان کیا کرتے ہیں۔ وہ بکرے کی قربانی تو پیش کرتے ہیں۔ لیکن بیٹے کی قربانی بھول جاتے ہیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہتے ہیں۔ کہ ایک خادمہ رمضان کے دنوں میں باقاعدہ سحری کے وقت اپنی مالکہ کے ساتھ اٹھتی۔ اور پھر سحری تو کھا لیتی مگر روزہ نہیں رکھتی تھی۔ گھر کی مالکہ ایک شریف اور رحم دل عورت تھی۔ اس نے خادمہ کی اس حالت کو دیکھ کر سمجھا کہ یہ شائد ہماری خدمت کے لئے اٹھتی ہے۔ اور چونکہ اس وقت ہمارے پاس بیٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لئے سحری بھی کھا لیتی ہے۔ چنانچہ دو چار دن کے بعد مالکہ نے اس خادمہ سے کہا۔ کہ بیٹی تو رات کو نہ اٹھا کر ہم خود کام کر لیا کریں گے۔ تجھے بلاوجہ تکلیف ہوتی ہے۔ اس پر وہ لڑکی بڑی تمکنت سے کہنے لگی کہ بی بی اتنا تو سوچو کہ روزہ میں نہیں رکھتی۔ نماز میں نہیں پڑھتی۔ اگر سحری بھی نہ کھاؤں تو کافر ہی ہو جاؤں۔ اس مثال پر تم سب ہنس پڑے ہو۔ لیکن کیا تم سوچتے نہیں کہ تمہاری بھی یہ حالت ہے۔ کہ تم اپنے بیٹے کو

وادئ غیر ذی زرع

میں رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ تم اپنے بیٹے کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ گو یا روزہ تم نہیں رکھتے۔ نماز تم نہیں پڑھتے۔ لیکن بکرے کی قربانی کرنے اور اس کا گوشت کھانے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہو۔ اور تم پر بھی وہی مثال صادق آتی ہے۔ کہ اگر میں سحری بھی نہ کھاؤں تو کافر ہی ہو جاؤں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی نسل اور کوئی قوم اور کوئی خاندان اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ اپنی اولاد کی قربانی پیش نہ کرے۔ جس طرح کوئی زمیندار اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنے حاصل شدہ غلہ کی قربانی نہ کرے۔ زمیندار ہل چلاتا زمین کو نرم اور ہموار کرتا اور پھر بطور بیج اپنا وہ غلہ زمین میں ڈالتا ہے۔ جو کما کر وہ اپنے گھر میں لا چکا ہوتا ہے۔ اس امید پر کہ اس کے ہاں موہوم غلہ پیدا ہوگا۔ جو چیز وہ زمین میں ڈالتا ہے۔ وہ

یقینی اور قطعی

ہوتی ہے۔ اور جو چیز پیدا ہونے والی ہوتی ہے۔ وہ وہمی ہوتی ہے۔ مگر کامیاب وہی زمیندار ہوتا ہے۔ جو ایک وہمی چیز کے لئے اپنی حاضر چیز کو قربان کر دیتا ہے۔ جو زمیندار اس بات کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ کہ اپنے حاضر غلہ کو موہوم غلہ کے لئے قربان کر دے۔ وہ خود بھی آئندہ ترقی سے محروم رہتا ہے۔ اور اپنے ملک کو بھی آئندہ ترقی سے محروم رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی قوم یہ سمجھتی ہے۔ کہ اس کی اولاد کی حاضر زندگی زیادہ قیمتی ہے۔ اور وہ اپنی اولاد کو آئندہ کی زندگی کے حصول کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ وہ بھی اسی طرح تباہ ہو جاتی ہے۔ جس طرح وہ زمیندار تباہ ہو جاتا ہے۔ جو اپنے حاضر غلہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور غائب غلہ کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ بیشک بعض جگہیں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جہاں حاضر چیزیں غائب چیزوں سے زیادہ اہم ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے بھی مواقع ہوتے ہیں۔ جہاں غائب چیز حاضر چیز سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ ایک شخص جھوٹ بول کر اپنی جان بچا لیتا ہے۔ جھوٹ بول کر اپنی جان بچا لینا ایک حاضر فائدہ ہے۔ اور سچ بول کر

اللہ تعالےٰ کی رضا

کا حاصل ہونا ایک غائب فائدہ ہے۔ مگر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ حاضر چیز غائب چیز سے زیادہ بہتر ہے۔ یا ایک چور چوری کر کے اپنے لئے روٹی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اب اس کا دیانت پر عمل کر کے اس دنیا کی آئندہ زندگی یا اگلے جہان کی زندگی میں فائدہ حاصل کرنا ایک غائب چیز ہے۔ اور روٹی کا مل جانا ایک حاضر چیز ہے۔ مگر کوئی نہیں کہتا کہ یہ حاضر چیز غائب چیز سے اچھی ہے۔ تو بعض چیزیں غائب ہوتی ہیں۔ مگر وہ حاضر کی نسبت اچھی ہوتی ہیں۔ اور انہی چیزوں میں سے ایک اولاد کی قربانی ہے۔ جس کا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہمیں نمونہ دکھایا۔ آپ کا اپنی اولاد کو وادئ غیر ذی زرع میں رکھنا اور عملی طور پر چھری لے کر اپنے بچے کو قربان کرنے کے لئے کھڑے ہو جانا یہ دو باتیں تھیں۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیں۔ خدا تعالےٰ کا منشاء یہی تھا۔ کہ وہ وادئ غیر ذی زرع میں جا کر اپنے بچے کو چھوڑ آئیں۔ اور خدا تعالےٰ کے ذکر اور اس کے کلمہ کے اعلاء کے لئے اسے وقف کر دیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے انہیں نظارہ یہ دکھایا۔ کہ وہ اپنے بیٹے کو قربان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جانتا تھا۔ کہ اگر خواب میں میں نے ابراہیم ع کو یہ نظارہ دکھایا۔ کہ وہ اپنے بیٹے کو قربان کر رہا ہے۔ تو وہ واقعہ میں اپنے بیٹے کو ظاہری رنگ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ ابراہیم ع کے ذریعہ آئندہ انسانی جان کی قربانی کو

ہمیشہ کے لئے ممنوع

قرار دینا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے بجائے یہ کہنے کے کہ اے ابراہیم ع جا اور اپنے بچے کو وادئ غیر ذی زرع میں چھوڑ آ۔ یہ نظارہ دکھایا کہ وہ اپنے بچے کو قربان کر رہے ہیں۔ تا کہ جب وہ اپنے بچے کو قربان کرنے لگیں انہیں روک کر ہمیشہ کے لئے انسانی قربانی کو ممنوع قرار دے دیا جائے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ویسے ہی کیا۔ انہوں نے چھری پکڑی۔ اور اپنے بچے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب وہ اس فعل پر کلی طور پر تیار ہو گئے۔ تو خدا تعالےٰ نے انہیں روک دیا۔ اور فرمایا آئندہ خدائی سلسلوں میں انسان کی قربانی قبول نہیں کی جائے گی۔ تم اس کی بجائے بکرا ذبح کر دو۔ اس طرح انسانی قربانی بھی بند ہو گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان بھی ہو گیا۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک وادئ غیر ذی زرع میں چھوڑنے کے نتیجہ میں ان کا رؤیا بھی پورا ہو گیا۔ بہر حال اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی یادگار میں کہ وہ اپنے بیٹے کو خدا تعالےٰ کی راہ میں ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ بکرے کو رکھا تھا۔ مگر ہم تمثیل کو قبول کرتے ہیں۔ اور

حقیقت

کو رد کرتے ہیں۔ ہماری زندگیاں گزرتی چلی جاتی ہیں۔ ہماری اولادوں کی زندگیاں گذرتی چلی جاتی ہیں۔ ہمارے بھائیوں کی زندگیاں گذرتی چلی جاتی ہیں۔ ہمارے ہمسایوں کی زندگیاں گزرتی چلی جاتی ہیں۔ مگر ہم میں سے کوئی بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی پیش نہیں کرتا۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص ابراہیم ع کے بکرے میں سے گوشت کھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

یہ تو وہی بات ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی پوربیا مر گیا۔ وہ آسودہ حال تھا۔ اور روپیہ کا استعمال صحیح طور پر کرتا تھا۔ کہیں تجارتوں میں اس نے اپنا روپیہ لگایا ہوا تھا۔ کہیں سود پر روپیہ دیا ہوا تھا۔ کہیں قرض دیا ہوا تھا۔ اس کی وفات کے بعد پوربیوں کے دستور کے مطابق ماتم شروع ہوا۔ پوربیوں میں دستور ہے۔ کہ تمام پوربی جمع ہو جاتے ہیں۔ اور عورت بین ڈالنا شروع کرتی ہے جس میں وہ اپنی

مشکلات کا ذکر

کرتی ہے۔ اور قوم ان مشکلات کا جواب دیتی ہے۔ گویا وہ ایک قسم کا مشورہ ہو رہا ہوتا ہے۔ وہ اپنے حالات کا ذکر کرتی جاتی ہے۔ اور قوم اسے جواب دیتی جاتی ہے۔ اس طرح سب لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ آئندہ یہ بیوہ اور بچے کس طرح زندگی بسر کریں گے۔ اسی رواج کے مطابق اس پوربی عورت نے بین ڈالنے شروع کئے۔ کہ ہائے میرے خاوند کے اتنے روپے فلاں کے ذمے تھے۔ اب وہ روپیہ کون وصول کرے گا۔ اس پر ایک پوربیا آگے بڑھا۔ اور اس نے کہا ہم رے ہم۔ پھر اس نے بین ڈالا اور کہا اتنا روپیہ اس نے تجارت پر لگایا ہوا تھا۔ اب کون اس روپیہ کو لے گا۔ اس پر وہ پھر کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ ہم رے ہم۔ پھر اس نے روتے ہوئے کہا۔ کہ فلاں شخص کو اس نے اتنا روپیہ سود پر دیا ہوا تھا۔ اب کون اس سے روپیہ وصول کریگا۔ اس پر وہ پھر بول اٹھا۔ کہ ہم رے ہم۔ غرض جتنی وصولیاں تھیں۔ وہ اس نے بیان کرنی شروع کر دیں۔ اور ہر وصولی کے ذکر پر وہ پوربیا فوراً جواب دیتا۔ کہ ہم رے ہم۔ اس کے بعد اس نے ذمہ واریاں بیان کرنی شروع کیں۔ اور کہا۔ کہ اس نے فلاں کا اتنا روپیہ قرض دینا تھا۔ اب وہ کون دیگا۔ اس پر وہ پوربیا اپنی

قوم کے دوسرے افراد

کی طرف منہ کر کے کہنے لگا۔ ارے میں ہی جواب دیتا جاؤں یا کوئی اور بھی بولے گا۔ گویا جب تک وصولیوں کا ذکر تھا۔ وہ ہر وصولی کے ذکر پر آگے بڑھتا اور کہتا۔ ہم رے ہم۔ اور جب قربانی کا وقت آیا۔ تو کہنے لگا۔ ارے میں ہی بولتا جاؤں یا کوئی اور بھی بولے گا۔ یہی حال ہمارا ہے۔ جب بکرے کے گوشت کھانے کا وقت آتا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔

ارے ہم رے ہم

اور جب بیٹے کی قربانی کا وقت آتا ہے۔ تو ہم بھی اس پوربئے کی طرح یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ارے کوئی اور بھی بولے گا۔ یا ہم ہی بولتے چلے جائیں۔ ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کونسی قربانی تھی۔ جس کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ہر سال عید منائی جاتی ہے۔ کیا ہر سال اس لئے عید منائی جاتی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کی راہ میں بکرا قربان کیا تھا۔ بکرے کی حیثیت ہی کیا ہوتی ہے۔ اور پھر وہ لوگ جو جنگل میں رہنے والے ہوں۔ اور جن کا گذارہ ہی جانوروں پر ہو۔ وہ تو بکرے کی کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ بکرے کی قربانی ان کی نگاہ میں انڈے سے بھی زیادہ حقیر ہوتی ہے۔ انہیں انڈے کا میسر آنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ لیکن بکرا بڑی آسانی سے مل جاتا ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تو بائیبل سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کے

کئی گلّے

تھے۔ اسی طرح ان کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے بھی کئی گلّے تھے۔ کئی نوکر انہوں نے رکھے ہوئے تھے۔ اور جانور اس کثرت کے ساتھ ان کے پاس تھے کہ ان سے وادیاں بھر جاتی تھیں۔ پس بکرے کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے کچھ بھی مشکل چیز نہیں تھی۔ جو چیز مشکل تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ بڑھاپے کے زمانہ میں پیدا ہونے والا اکیلا بچہ ان کے ہاں موجود ہے۔ اور خدا کہتا ہے۔ کہ اس بچے کو میری راہ میں قربان کر دو۔ اور ابراہیم کہتا ہے۔ کہ اے میرے رب میں اس کے لئے تیار ہوں۔ اور پھر وہ عملی طور پر چھری ہاتھ میں لے کر اسے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

پھر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادئ غیر ذی زرع میں رکھے جانے کا حکم دینے میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس طرف بھی اشارہ تھا۔ کہ دنیا میں جب بھی کوئی

نیا سلسلہ

اللہ تعالےٰ کی طرف سے قائم کیا جاتا ہے وہ ایک وادئ غیر ذی زرع کا سا رنگ رکھتا ہے۔ جس طرح ایسی وادی میں بسنا انتہائی مشکلات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح الٰہی سلسلوں میں جو لوگ شامل ہوتے ہیں۔ وہ بھی مقہور۔ معتوب اور لوگوں کی نگاہ میں مغضوب بن جاتے ہیں۔ لوگ ہر طرح انہیں تکالیف دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ہر رنگ میں انہیں دکھ اور اذیت پہنچاتے ہیں۔ اس لئے انبیاء اور مامورین کا سلسلہ بھی ایک وادئ غیر ذی زرع سے مشابہت رکھتا ہے۔ پھر اس وقت تو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے وادئ غیر ذی زرع کا ایک اور نظارہ بھی پیدا کر دیا ہے۔

قادیان ہمارا مرکز

ہے۔ مگر ان دنوں جو لوگ وہاں بس رہے ہیں۔ ان کے گذارہ کی کوئی صورت نہیں۔ کیونکہ وہ لوگ وہاں محبوس ہیں۔ اور ہر شخص بغیر کمائی کے اپنی زندگی کے دن بسر کر رہا ہے۔ میں جماعت کے تمام افراد سے پوچھتا ہوں۔ کہ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں وہ بکرے کا گوشت کھاتے ہیں۔ وہاں وہ ان کی اس قربانی کی یاد میں کہ انہوں نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک وادئ غیر ذی زرع میں جا کر چھوڑ دیا تھا۔ کونسی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ قادیان اس وقت ایک وادئ غیر ذی زرع کا رنگ رکھتا ہے۔ اور وہاں رہنا اپنے آپ کو بے آب و گیاہ بستی میں جا کر بسا دینا ہے۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح تم میں سے کتنے لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ سو میں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے وہاں جانے کے لئے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ کیا ایک فی صدی لوگوں نے اب تک اپنے نام پیش کئے ہیں۔ کیا ½ فی صدی لوگوں نے اب تک اپنے نام پیش کئے ہیں۔ کیا ¼ فی صدی لوگوں نے ہی اب تک اپنے نام پیش کئے ہیں۔ اگر اتنے لوگوں نے بھی اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔ تو کونسی قربانی ہے۔ جس کا تم

نمونہ

دکھا رہے ہو۔ آخر خدا تعالےٰ کے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے نیکی اور تقویٰ اور قربانی کی کوئی نسبت تو ہونی چاہیئے۔

جب حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب آیا تو خدا تعالیٰ کے بعض مرسل پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی خبر دینے کے لئے گئے۔ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر آتا ہے اور بائیبل میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔ مگر بائیبل چونکہ تاریخی کتاب ہے اس لئے اس میں زیادہ تفصیل سے یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت نرم دل انسان تھے۔ انہوں نے مرسلوں سے خبر سن کر چاہا کہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں کہ وہ لوطؑ کی قوم کو اس عذاب میں مبتلا نہ کرے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ خبر سنتے ہی ایک گوشے میں چلے گئے اور انہوں نے دعا کی کہ الٰہی ان بستیوں میں تیرے بڑے بڑے نیک بندے بھی بستے ہیں کیا تو ان نیک لوگوں کو بھی

بدوں کے ساتھ

تباہ کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ابراہیم ان بستیوں کے رہنے والوں نے بڑا ظلم کیا ہے۔ ہمارے بندے لوطؑ نے انہیں بڑا سمجھایا مگر وہ باز نہیں آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ اے میرے خدا بے شک یہ برے ہیں مگر تیرا رحم بھی تو بہت بڑا ہے یہ کتنے ہی گندے اور ناپاک کیوں نہ ہوں تیرا رحم تو بہرحال سب پر غالب ہے اور اے میرے رب کیا تیرے قانون میں بھی یہ بات داخل ہے کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جائے۔ اگر یہ لوگ برے ہیں تو ان میں کچھ نیک لوگ بھی ضرور ہوں گے۔ کیا ان نیکوں کا لحاظ نہیں کیا جائے گا اور کیا اگر ایک سو بھی ان میں نیک لوگ موجود ہوں تو ان کی خاطر اس عذاب کو دور نہیں کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم اگر ان لوگوں میں

سو بھی نیک آدمی ہوں

تو میں اس بستی کے لوگوں کو کبھی تباہ نہیں کروں گا۔ تب ابراہیمؑ سمجھ گیا کہ اس بستی میں سو بھی نیک آدمی نہیں ہیں۔ اور اس نے کہا اے میرے رب سو کیا اور نوے کیا۔ اگر پورے سو نہ ہوں اور نوے نیک ہوں تو کیا اس کی کمی کی وجہ سے تیرا رحم آڑے نہیں آئے گا اور وہ ان لوگوں کو تباہی سے نہیں بچائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ابراہیمؑ اگر نوے بھی نیک آدمی ہوں تو میں ان کی خاطر اس بستی کو تباہ نہیں کروں گا۔ تب ابراہیم نے کہا۔ خدایا نوے کیا اور اسی کیا۔ نوے اور اسی کا فرق تو بہت معمولی بات ہے۔ اتنے معمولی سے فرق کی وجہ سے تو ان پر عذاب نہیں آنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ان میں اسی بھی نیک آدمی ہوں تو میں اپنا عذاب ان پر نازل نہیں کروں گا۔ تب ابراہیم نے سمجھا کہ اگر اسی نہیں تو ستر تو ان میں ضرور نیک ہوں گے۔ اور اس نے کہا خدایا اسی کیا اور ستر کیا اگر ستر بھی نیک نکل آئیں تو آخر یہ بھی تو

ایک بڑی تعداد

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ابراہیمؑ اگر ان میں ستر بھی نیک آدمی ہوں تو میں ان کو تباہ نہیں کروں گا۔ اسی طرح گفتگو ہوتے ہوتے حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ خدایا اگر ان میں بیس نیک آدمی ہوں تو کیا تو ان بیس کا لحاظ نہیں کرے گا اور اس بستی کو تباہ کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا اگر اس بستی میں بیس بھی نیک آدمی ہوں تب بھی میں اسے تباہ نہیں کروں گا۔ تب ابراہیمؑ نے یہ سمجھ کر کہ اس بستی میں بیس بھی نیک آدمی نہیں ہیں کہا خدایا اگر ان میں دس نیک آدمی موجود ہوں تو کیا ان دس کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم اگر ان میں دس بھی نیک آدمی ہوں تو میں ان کو تباہ نہیں کروں گا۔ تب ابراہیم خاموش ہو گیا اور اس نے سمجھ لیا کہ ان بستیوں میں دس بھی نیک آدمی نہیں ہیں اور یہ اس قابل ہیں کہ انکو عذاب سے تباہ کر دیا جائے۔ تو دیکھو کچھ افراد کی نسبت بھی

ایک قابل لحاظ نسبت

ہوتی ہے۔ اگر وہ نسبت پوری ہو جائے تو قوم پر سے الزام دور ہو جاتا ہے۔ اور اگر پوری نہ ہو تو ساری قوم الٰہی مواخذہ کے نیچے آ جاتی ہے۔ ہماری جماعت کو بھی غور کرنا چاہیئے کہ کیا قربانی کے لحاظ سے اس کے افراد کے اندر وہ نسبت پائی جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رکھنے والی ہوتی ہے۔ اگر نہیں تو یہ کتنے بڑے خوف کا مقام ہے کہ وہ دعویٰ تو ایمان کا کرتے ہیں اور عمل وہ کرتے ہیں جو ایمان کے خلاف ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اب بھی اس واقعہ کے بعد جبکہ جماعت اس قربانی میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہے اور وہ اپنی اولادوں کو اس رنگ میں خدمت دین کے لئے پیش کرنے کو تیار نہیں ہوتی۔ اور اگر پوچھا جائے کہ کیا تم خدا کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہو تو تم سب کھڑے ہو کر کہنے لگ جاؤ گے کہ

ہاں جی

ہم تیار ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہوگا کہ تم اول درجہ کے مجرم ہو گے۔ یہ تو ویسی ہی بات ہوگی جیسے جیلخانہ میں کوئی شخص تقریر کرے اور کہے کہ چوری نہیں کرنی چاہیئے۔ تو تمام چور کھڑے ہو جائیں اور کہیں کہ ہاں ہاں چوری ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔ ہم چوری کو بہت برا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ چور تو چوری کر چکا۔ اب اس کا یہ کہنا کہ چوری نہیں کرنی چاہیئے کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اسی طرح جس فعل کے تم مرتکب ہو چکے ہو اس کے بعد تمہارا یہ کہنا کہ ہم اپنی جانیں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اس سے زیادہ جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے حالانکہ مومن کی حالت تو یہ ہوتی ہے کہ اگر کوئی ایسی جگہ پیدا ہو جو وادی غیر ذی زرع کا سا رنگ رکھتی ہو تو اس کا دل خوشی سے اچھلنے لگتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ آج مجھے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے مجھے بھی

ابراہیمی نمونہ

دکھانے کا موقعہ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے یہ واقعہ ہوا ہے میں نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں اپنا ایک بیٹا ہمیشہ قادیان میں رکھوں گا۔ اس وجہ سے میرا حق ہے کہ آج میں ابراہیم کے ساتھ ملکر بکرے کا گوشت کھاؤں۔ کیونکہ جو کچھ ابراہیم نے کیا وہی میں نے بھی کیا۔ گو میرا فعل اس شان کا نہیں جس شان کا فعل حضرت ابراہیمؑ کا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنا اکلوتا بیٹا جو نوے سال کی عمر میں ان کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیا تھا اور میرے کئی بیٹے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے لئے وہ وادی غیر ذی زرع زیادہ خطرناک تھی۔ آجکل پریس کی وجہ سے کئی قسم کی سہولتیں میسر ہیں۔ اخبارات کثرت سے شائع ہوتے ہیں اور مظلومیت کی آواز ساری دنیا میں پھیلائی جا سکتی ہے۔ اگر آجکل ان لوگوں پر جو قادیان میں رہتے ہیں مظالم ہوں یا وہ مارے جائیں تو ہم

ساری دنیا میں

اس کی تشہیر کر سکتے ہیں۔ اور اس اشاعت سے بھی ظالم لوگ ڈرتے ہیں۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میری پیش کردہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن اپنے حالات میں ہی ہر شخص قربانی کیا کرتا ہے۔ اگر ابراہیمؑ کا صرف ایک بیٹا تھا اور میرے زیادہ بیٹے ہیں یا اس زمانہ میں پریس کی وجہ سے خبروں کی اشاعت کے سامان موجود ہیں اور پریس ظلم کے کم کرنے میں مدد دیتا ہے تو یہ میرے بس کی بات نہیں۔ میں نے خدا تعالیٰ سے یہ نہیں کہا تھا کہ میرے اتنے بیٹے کر دے تب میں ابراہیمؑ کی طرح قربانی کروں گا یا پریس جاری کر دے تب میں قربانی کروں گا۔ یہ خدا کا فعل ہے میرا فعل نہیں۔ پس جو فرق ہے وہ خدائی فعل کے نتیجہ میں ہے۔ میری خواہش کے نتیجہ میں نہیں۔ یہ سوال کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں کیا کرتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میرا دل تو یہی کہتا ہے کہ میں اس وقت بھی ابراہیمؑ کی نقل ہی کرتا۔ لیکن بہرحال موجودہ حالات نے میری قربانی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی میں ایک

بہت بڑا فرق

پیدا کر دیا ہے۔

پھر اب ایک اور وادی غیر ذی زرع اس رنگ میں بھی ہمارے سامنے ہے کہ ہم مرکز سلسلہ کے لئے ایک نئی بستی اسی قسم کے مقام پر بسا رہے ہیں۔ یہ بستی بھی اسی لئے بسائی جا رہی ہے کہ بد ماحول اور برے خیالات سے الگ ہو کر ہماری جماعت کے افراد دین کی تعلیم حاصل کریں اور پھر

اسلام اور احمدیت کی اشاعت

کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ یہ ایک چھوٹی قربانی ہے جس کے ذریعہ جماعت کے افراد اپنے اخلاص کا ثبوت دے سکتے ہیں اور دیں گے۔ مگر عملاً وہی ثبوت دیں گے جو اس بات کو مدنظر رکھیں گے کہ ہمارا اس وادی غیر ذی زرع میں رہنا صرف اس غرض کے لئے ہے کہ ہم دین کی اشاعت کریں۔ اس کے بغیر اگر وہاں رہیں گے تو انہیں کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔ بہرحال میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ کوئی قومی ترقی بغیر اولاد کی قربانی کے نہیں ہو سکتی۔ جو قوم یہ چاہتی ہے کہ وہ ترقی یافتہ قوموں کی صفوں میں جا کھڑی ہو اور پھر وہ اپنی اولاد کی قربانی سے دریغ کرتی ہے وہ ایک ناممکن بات کا قصد کرتی ہے اور اپنے وقت کو ضائع کرتی ہے۔ گری ہوئی قومیں تبھی بڑھتی ہیں اور تبھی وہ ترقی یافتہ قوموں کی صفوں میں اپنا رستہ بنانے میں کامیاب ہوتی ہیں جب وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنی اولادوں کو وادی غیر ذی زرع میں رکھنے اور خدا کے لئے انہیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جب وہ مرنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ جب وہ اپنی اولادوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے قانون کے ماتحت اس وقت کی زندہ قوموں کی زندہ نسلیں مر جاتی ہیں۔ یہ قانون قدرت ہے۔ جس کا ہر جگہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ بوڑھا درخت مرتا ہے اور نیا درخت ترقی کرتا ہے۔ پس دنیوی لحاظ سے بھی ترقی کی یہی راہ ہے کہ اپنی اولادوں کو قربان کیا جائے۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ یورپ کے لوگوں پر غلبہ حاصل کریں۔ تو انہیں اپنی اولادوں کو قربان کرنا پڑے گا۔ انہیں تعیش کے سامانوں کو اپنے لئے حرام کرنا پڑے گا۔ یہ موت ہے جو انہیں قبول کرنی پڑے گی۔ اسی

موت کے دروازہ

سے زندگی ملتی ہے۔ اور اسی دروازہ میں سے گذر کر گری ہوئی قومیں دنیا پر غالب آیا کرتی ہیں اگر آج مسلمان اپنی زندگیوں کو سادہ بنالیں اور اپنی جانوں اور اپنی اولادوں کی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں تو اب بھی کچھ نہیں گیا جس وقت عیسائیت بڑھنی شروع ہوئی ہے اس وقت اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی جو حالت تھی آج عیسائیت کی ترقی کے زمانہ میں مسلمانوں کی حالت اس سے بدرجہا اچھی ہے۔ اگر عیسائیت ہم سے کمزور ہو کر ساری دنیا پر غالب آ سکتی ہے تو مسلمان ساری دنیا پر کیوں غالب نہیں آ سکتے۔ اگر وہ اپنے نفس میں تغیر پیدا کریں۔ اگر وہ اپنی اولادوں کو شیطان کے قبضہ میں دینے کی بجائے خدا تعالیٰ کے قبضہ میں دے دیں تو یقیناً اسلام پھر غالب آ سکتا ہے۔ یقیناً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت آج بھی ساری دنیا پر قائم ہو سکتی ہے خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دلوں کے

زنگ دور کرے اور ان کی آنکھوں کو کھولے۔ ان کی غفلتوں اور کوتاہیوں کو دور کرے اور انہیں صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا جس طرح وادیٔ غیر ذی زرع میں بسنے والے اسمٰعیلؑ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے ایک نورانی چراغ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت میں روشن کیا جس سے تمام دنیا جگمگا اٹھی۔ اسی طرح خدا محمدیت کے باغ میں سے

ایک نیا پودہ

پھوڑے جو ساری دنیا کو اسلام اور صداقت کی طرف کھینچ لانے کا موجب ہو۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ پودا خدا نے پیدا کر دیا ہے۔ کاش! مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ آج سوائے ایک ہاتھ پر جمع ہونے کے ان کی نجات کی اور کوئی صورت نہیں اور اسی شخص کے ہاتھ پر تمام دنیا کے لوگ اکٹھے ہو سکتے ہیں جسے خدا نے کھڑا کیا ہو۔ کوئی انسانی ہاتھ ساری دنیا کو متحد نہیں کر سکتا۔ عرب عراق کے ہاتھ پر جمع نہیں ہو سکتا۔ عراق سعودی عربیہ کے ہاتھ پر جمع نہیں ہو سکتا۔ مصر شام کے ہاتھ پر اکٹھا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ عربی علاقے پاکستان کے ہاتھ پر اکٹھے نہیں ہو سکتے اور پاکستان ان کی اتباع نہیں کر سکتا۔ ہر شخص کو اپنی آزادی پیاری ہوتی ہے۔ کون ہے جو دوسرے کے لئے اپنی آزادی قربان کر دے۔ اسی کے لئے اپنی آزادی قربان کی جا سکتی ہے۔ جس کے متعلق انسان کو یہ یقین ہو کہ اس کا ہاتھ انسان کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا کا ہاتھ ہے۔

ابھی تھوڑے دن ہوئے ایک جرمن نومسلم کا خط میرے نام آیا جو بڑے اخلاص اور محبت کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ میں نے اسے جواب میں لکھا کہ کیا یہ ممکن تھا کہ جرمن کے لوگ ہندوستانیوں کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتے۔ یہ خدا کا ہاتھ ہی ہے جو تمہیں ہندوستان میں رہنے والے ایک شخص کی طرف کھینچ لایا۔ ورنہ وہ لوگ جو ایشیاء اور ہندوستان میں رہنے والوں کو ذلیل سمجھا کرتے تھے ان سے یہ کب امید ہو سکتی تھی کہ وہ ان کی اطاعت کریں گے۔ یہ خدا کے ہاتھ کی ہی برکت ہے کہ اسی ہاتھ پر سب دنیا جمع ہوگی اور اسی سے ساری دنیا ایک دن عدل اور انصاف سے بھر جائے گی۔

اب میں

دعاء

کر دیتا ہوں۔ سب دوست میرے ساتھ اس دعا میں شامل ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو حقیقی طور پر ابراہیمؑ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور باقی مسلمانوں کی بھی آنکھیں کھولے تا وہ اپنے اس فرض کو پہچانیں جو ان پر عائد ہوتا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ نور جو آج دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور جس کے متعلق اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ ہمارے ذریعہ سے پھر ظاہر ہو اس میں وہ اپنی غفلتوں اور سستیوں سے روک نہ بنیں بلکہ اس جماعت میں شریک ہو کر اللہ تعالےٰ کے نور کے پھیلانے میں ممد ہوں تا جلد سے جلد اللہ تعالےٰ کا فضل نازل ہو اور وہ اس دنیا کی حالت کو بدل دے۔

"ستیہ سندیش"

ہندی کا رسالہ "ستیہ سندیش" پیغام حق جو کہ ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ تبدیلی حالات کی وجہ سے جاری نہ رہ سکا تھا۔ ستیہ سندیش نے اپنے تھوڑے سے وقت میں ہندوؤں میں کافی عزت حاصل کر لی تھی۔ نظارت دعوت و تبلیغ نے اسکو جاری کرنے کا پھر ارشاد فرمایا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کی جائے گی۔ کہ یہ رسالہ جلد سالانہ پر شائع کیا جائے۔ ابتداء میں اسکے خریدار ہندوستان سے ملنے مشکل ہیں۔ اس لئے جماعت کے مخلص احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے اخراجات سے ہندوؤں کے نام پرچہ جاری کرائیں۔ پرچہ کی قیمت چار روپے سالانہ ہوگی کوشش کی جائے گی۔ کہ جن دوستوں کے نام رسالہ جاری ہو۔ ان کے نام اور پتہ سے رقم دینے والے دوست کو بھی اطلاع دے دی جائے۔

تمام رقوم ناشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

مہاشہ محمد عمر معرفت چوہدری انور حسین صاحب وکیل شیخوپورہ

پتہ درکار ہے

مولوی محمد سردار صاحب ساکن بہیری۔ ضلع گورداسپور آجکل جہاں کہیں بھی ہوں اپنے موجودہ پتہ سے نظارت کو مطلع فرمائیں۔ اگر یہ اعلان ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کی نظر سے گذرے تو براہ مہربانی وہ انکے موجودہ پتہ سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

نظارت بیت المال

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ۱۵ اور ۱۶ اپریل کی درمیانی شب کو مجلس مشاورت کا اجلاس ہوگا انشاء اللہ

(نظارت دعوت و تبلیغ)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری نور محمد صاحب دیہاتی مبلغ گھوڑی والہ کا وقف بوجہ سلسلہ کے کام سے عدم توجہی برتنے کے توڑ دیا ہے۔ لہذا انہیں تبلیغی کام سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

سندھ کے احمدی احباب سے

ان احمدی احباب سے جو سندھ میں ایسی جگہوں پر رہائش رکھتے ہیں جہاں مقامی جماعتوں سے دور فاصلہ پر ہونے کی وجہ سے تنظیمی تعلق نہ ہو گذارش ہے کہ وہ اپنے ڈاک کے پتوں سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ تبلیغی تنظیم میں انہیں بھی شامل کیا جا سکے۔ خاکسار احمد الدین پراونشل سیکرٹری تبلیغ و انچارج تبلیغ سندھ

پتہ مطلوب ہے۔

صوبیدار میجر آنریری لفٹیننٹ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب احمدی۔ سردار بہادر او۔ بی۔ ای قصبہ گوجروال ضلع لدھیانہ آجکل کہاں ہیں۔ اگر یہ نوٹ ان کی نظر سے گذرے تو محمد عمر صاحب فاروقی کھاس لگ اینڈ سنز لمیٹڈ میکلوڈ روڈ کراچی کو اپنی خیریت سے اطلاع کر دیں۔ ان کے علاوہ اگر ان کے جاننے والوں میں سے کوئی پڑھے تو وہ بھی ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کر دے۔ ناظر امور عامہ

دعائے مغفرت

میرے والد محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے مورخہ ۳ مارچ ۱۹۴۹ء کو چند دن بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ والد صاحب مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلےٰ مقامات عطا فرمائے۔ اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

خاکسار صلاح الدین احمدی منڈی ڈاڑی ضلع ملتان

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات

بہ اختیارات کلکٹر

فتح علی ولد شاہو۔ رحمت بالغ۔ محمد حسن و نور حسن نابالغان برفاقت رحمت پسران محمد۔ جلو ولد نیک اقوام گوجر سکنہ سیکریالی تحصیل کھاریاں

بنام

تیرتھ رام۔ دیسراج۔ سوہن لال و لال چند پسران بندرابن اقوام کھتری سیروال سکنہ سیکریالی تحصیل کھاریاں

دعوےٰ فک الرہن رقبہ موضع سیکریالی تحصیل کھاریاں۔ مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب میں چلے گئے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو تو مورخہ ۱۶/۳/۴۹ کو حسب ضابطہ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی

۳/۳/۴۹

دستخط حاکم (مہر عدالت ہذا)

217

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ھُوَ النَّاصِرُ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

۳۱ مارچ

سابقون الاولون میں شمولیت کیلئے آخری تاریخ

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تحریک جدید کا وعدہ ادا کرنیوالے دوستوں کی پہلی فہرست گذشتہ سالوں کے معمول کے مطابق ۳۱ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائے خاص کیلئے پیش ہوگی۔ تحریک جدید کے وعدوں کا بیرونی تبلیغ کے مفاد کے پیش نظر جلد سے جلد ادا ہونا ازبس ضروری ہے۔ وعدوں کی جلد ادائیگی کے متعلق حضور فرماتے ہیں:-

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھ دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہورہی ہو۔ یاددہانیاں کرائی جارہی ہوں۔ اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہیں اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں ..... تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت، ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کردیگا۔ اور تمہاری جیبیں بھی خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گی اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے روپے کو بڑھا دیگا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنیوالا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہوسکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کرلیتا ہے۔ اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنیوالا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے"

وعدوں کا جلد ادا کر دیا جانا ہی سلسلہ کے لئے مفید ہوسکتا ہے اور تحریک کے وعدوں کے لئے تو یہ نہایت ضروری ہے کہ دوست اپنے وعدے سال کے شروع میں ہی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا بیرونی مشنوں کو رقوم بھجوانے میں دقت نہ ہو۔

۳۱ مارچ تک وعدے ادا کرنے والے دوستوں کے نام دعا خاص کے لئے ۳۱ مارچ کی شام کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کئے جائیں گے۔ رقوم بذریعہ منی آرڈر۔ بیمہ چیک یا ڈرافٹ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ بھجوائی جائیں۔ مقامی جماعت کی ادائیگی کی صورت میں صرف اطلاع آنے پر نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

عبدالرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید

ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنے والے سیاح کی وفات

لندن ۷ مارچ۔ انگلستان کے مشہور سیاح ڈاکٹر ویکفیلڈ جنہوں نے ۱۹۲۲ء میں ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنے کی کوشش کی تھی۔ فوت ہو گئے ہیں۔ وہ اپنی پارٹی سمیت ۲۷,۳۰۰ فٹ کی بلندی پر پہنچ گئے تھے۔ لیکن اس سے اوپر جانا ناممکن ہو گیا۔ (برائٹ)

فوج کی مشکلات دور کرنے کے لئے تحقیقاتی ادارے کا قیام

لندن ۷ مارچ۔ برطانیہ کی وزارت دفاع کے تحت ایک تحقیقاتی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد بری بحری اور فضائی فوجوں سے متعلقہ امور کو سائنسی علوم کے ذریعہ حل کرنا اور اس کے علاوہ فوج میں روح عمل اور نظم و ضبط بڑھانے کے ذرائع پر غور کرنا بھی ہے۔ اس کمیٹی میں ماہر سائنسدانوں کے علاوہ اعلیٰ فوجی افسر بھی شامل ہیں (برائٹ)

سورت میں پانی کا راشن

سورت ۷ مارچ۔ سورت ضلع کے ایک قصبہ میں جہاں کی کمیٹی عوام کو پانی پہنچانے کے لئے ٹیوب ویل کھود رہی ہے۔ ڈیڑھ سو فٹ تک پانی نہیں نکلا۔ ایک ذمہ وار افسر نے اس خدشہ کا اظہار کیا۔ ممکن ہے کہ ۳۰۰ فٹ گہرے کھودنے پر بھی میٹھا پانی نہ نکلے۔ شہر میں پانی کی سخت قلت ہو گئی ہے۔ حکام بلدیہ نے پانی کا راشن کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں سب گھروں کو پہنچایا جا سکے۔ (برائٹ)

ڈنمارک امریکہ سے اسلحہ لیگا

کوپن ہیگن ۷ مارچ۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جب اسی ہفتہ ڈنمارک کے وزیر خارجہ مسٹر گستاف راسموسن واشنگٹن جائیں گے۔ تو وہ امریکہ سے ۲½ کروڑ پونڈ کے اسلحہ خریدنے کی درخواست کریں گے۔ نازک صورت حال کی صورت میں وہ فوجی اعانت کی بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ گرین لینڈ میں امریکی اڈوں کے مستقبل کے متعلق بھی تحقیقات کریں گے (اسٹار)

بہاولپور کے نئے وزیر بحالیات

بغداد الجدید ۷ مارچ۔ ریاست بہاولپور کے پناہ گزینوں اور بحالی کے وزیر مخدوم الملک سید غلام میراں شاہ نے حال ہی میں ذاتی وجوہ کی بنا پر استعفیٰ دے دیا تھا۔ اب ان کی جگہ سید احمد کو پناہ گزینوں اور بحالی کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ سید احمد ریاست کے وزیر مالیات ہیں۔ وہ اس عہدہ پر بھی برقرار رہیں گے۔ (اسٹار)

اکالی جتھہ کی گرفتاری

[illegible] ۷ مارچ۔ اکالیوں کا ایک جتھہ کل دہلی روانہ ہوا۔ لیکن اسے روانگی کے تھوڑی دیر

دریائے نیل کے سلسلے میں برطانیہ اور مصر میں سمجھوتہ ہو گیا

لندن (ریڈیو سے) برطانوی کابینہ کے رکن مسٹر ہیکڑ میک نیل نے اینگلو مصری سوسائٹی کے ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ حکومت مصر حکومت برطانیہ سے اس جامع منصوبے میں پورے تعاون اور شرکت پر اتفاق کر چکی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ آبپاشی اور پن بجلی بنانے کی غرض سے دریائے نیل کے پانی سے فائدہ اٹھایا جائے۔

برطانوی اور مصری ماہرین نے اس پراجیکٹ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی۔ اور اس نتیجے پر پہنچے۔ کہ دریائے نیل اور سفید نیل کے بالائی علاقوں پر تعمیرات عمل میں لائی جائیں۔

ایک تجویز تو یہ ہے۔ کہ یوگنڈا میں جنجا کے قریب اودن کی آبشار پر ایک بند باندھا جائے۔ اور پن بجلی پیدا کی جائے۔ یہیں جھیل وکٹوریا سے دریائے نیل اپنے طویل سفر کا آغاز کرتا ہے۔ جھیل وکٹوریہ کی سطح بلند کی جائے گی۔ تاکہ یہ ایک ایسا ذخیرہ بن جائے۔ جہاں سے دریائے نیل میں پانی کا بہاؤ باقاعدہ ہو سکے۔ یوگنڈا اس پراجیکٹ سے بجلی کی خاصی مقدار حاصل کرے گا۔

اودن کی آبشار پر بند کی تعمیر کا مطلب یہ ہے۔ کہ سفید نیل کے دوسرے مقامات پر بھی تعمیرات کی جائیں۔ ان میں جھیل البرٹ پر ایک دوسرے بند کی تعمیر بھی شامل ہے۔ جھیل البرٹ کا ایک حصہ بلجیمی علاقے میں ہے۔ اس پراجیکٹ کے ماتحت نہروں کا ایک نظام قائم ہوگا۔ جو جنوبی سوڈان کی ان دلدلوں سے دور ہوگا۔ جن میں سفید نیل کا بہت سا پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ پھر حبشہ میں جھیل تانا کو اس طرح ایک ذخیرہ بنایا جائے گا۔ کہ جہاں سے اس جھیل کا پانی نیلے دریائے نیل میں داخل ہوتا ہے۔ وہاں ایک بند تعمیر کیا جائے۔

اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ جب یہ منصوبہ مکمل ہو جائیگا۔ تو نیل میں اتنا پانی ہوگا۔ کہ مصر اور سوڈان کے قابل کاشت رقبے میں بہت بڑا اضافہ ہو سکے گا۔ جس میں "جزیرہ" میں کپاس کی کاشت کی عظیم توسیع بھی شامل ہوگی۔ دلدلوں کے ان علاقوں میں ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ سارے وسطی افریقہ کی قسمت جاگ اٹھے گی۔ اور حبشہ میں بجلی بہت بڑی مقدار میں پیدا ہوگی۔

حکومت مصر جھیل وکٹوریہ کے بند اور پن بجلی کی تعمیرات کے سلسلے میں ایک بہت بڑی رقم کی منظوری دے چکی ہے۔ اس نے حکومت برطانیہ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ سارے منصوبے میں تعاون کرے گی۔ کیونکہ اس منصوبے کا اثر حبشہ اور بلجیم پر بھی پڑتا ہے۔ اس لئے ان دونوں حکومتوں کی منظوری بھی لینی پڑے گی۔ (ب۔ا۔س)

اجمیر میں پناہ گزینوں کی کثرت

اجمیر ۷ مارچ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اجمیر مارواڑ صوبہ میں پناہ گزینوں کے داخلہ پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس علاقہ میں صرف ۵۰ ہزار پناہ گزینوں کی گنجائش تھی۔ لیکن اس وقت تک ایک لاکھ پناہ گزین یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اور ان کے آباد کرنے میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ (برائٹ)

سیلون ریڈیو سٹیشن ملکی قبضہ میں

لنڈن ۷ مارچ۔ دولت مشترکہ کے جنرل سکرٹری مسٹر نوئل بیکر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے دارالعوام میں بتایا۔ کہ کولمبو میں برطانیہ کا جو براڈکاسٹنگ سٹیشن تھا۔ وہ حکومت سیلون کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ (برائٹ)

ہڑتال نہیں ہو گی

کلکتہ ۷ مارچ۔ مسز جے پرکاش نرائن نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ "ہڑتال نہیں ہو گی" کے فیصلہ کی اگر کسی ریلوے یونین کے ممبر نے نافرمانی کی۔ تو نقصان کا ذمہ وار وہ خود ہوگا۔ (برائٹ)

علی گڑھ میں مسلم طلباء کی گرفتاری

علی گڑھ ۷ مارچ۔ کمیونسٹوں کی گرفتاری مسلسل جاری ہے۔ مسلم یونیورسٹی کے پانچ طلباء دو مسلم استانیاں اور چودہ دیگر اشخاص اسی الزام میں کل گرفتار کئے گئے۔ ایک ملحقہ ضلع کی ڈسٹرکٹ کانگرس کے صدر کا لڑکا بھی قانون تحفظ عامہ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس وقت تک یہاں کل سولہ گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں۔ (برائٹ)

سرحدی لوگوں کو مفت اسلحہ

جموں ۷ مارچ۔ سرحد کے قریب رہنے والے لوگوں کے مطالبہ پر عبداللہ حکومت نے ملحقہ دیہات میں بیشمار اسلحہ مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے حکومت دیہات کے ذمہ وار اشخاص کو سپیشل پولیس افسر کے طور پر مقرر کرے گی۔ جو عوام میں اسلحہ تقسیم کرنے کے علاوہ ان کی تنظیم کے فرائض سرانجام دیں گے۔ (برائٹ)

۵ بعد گرفتار کر لیا گیا۔ اس سے قبل پٹیالہ کے سکھوں کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ماسٹر تارا سنگھ کی رہائی کے لئے پر زور مطالبہ کیا گیا۔ (برائٹ)

فیروز پور کی سرحد پر مقدس کتب کا تبادلہ

فیروز پور ۷ مارچ۔ اگلے روز حسینی والا میں ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کے درمیان ملاقات کی ایک خوشگوار تقریب عمل میں آئی۔ دونوں اطراف کے پندرہ سو کے قریب اشخاص نے جن میں مسلمان اور ہندوؤں کے علاوہ سکھ اور ہریجن بھی شامل تھے۔ نہایت دوستانہ فضا میں گفت و شنید کی۔ اسی موقع پر مقدس مذہبی کتب کا بھی تبادلہ ہوا مسلمانوں نے سکھوں کو پندرہ گرنتھ دیئے۔ اور ان سے متعدد قرآن کریم لئے۔ (برائٹ)

ہندو پناہ گزینوں کی حکومت ہند پر نکتہ چینی

امرتسر ۷ مارچ۔ پاکستان سے گئے ہوئے غیر مسلم پناہ گزینوں کی مجلس عاملہ کی ایک خاص میٹنگ امرتسر میں منعقد ہوئی۔ جس میں حکومت ہند کے اس معاہدہ پر جو اس نے پاکستان سے تبادلہ جائیداد یا فروخت جائیداد کے متعلق کیا ہے۔ کڑی نکتہ چینی [illegible] (برائٹ)

بحالیات کیلئے علیحدہ افسر کا تقرر

—نامہ نگار خصوصی—

لاہور ۷ مارچ۔ بحالیات کا کام ریکارڈ کے نہ رکھنے۔ عملے کے علیحدہ افسر نہ ہونے اور افسر متعلقہ کے پوری توجہ نہ دے سکنے کی وجہ سے دن بدن خراب ہو رہا تھا۔ چنانچہ اس بڑھتی ہوئی بے راہ روی کو روکنے کے لئے حکومت نے صرف بحالیات کے اہم معاملات کو سلجھانے کے لئے ایک علیحدہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر مقرر کر دیا ہے چنانچہ اس نئے عہدے پر مقرر ہونے والے خان زمان نے اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے مسٹر زمان ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل ہیں۔

آج اسی موضوع پر ایک غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے مجھے حکومت کے ایک نہایت ہی ذمہ دار افسر نے بتایا کہ محکمے کے پاس دوکانوں یا مکانوں کے لئے درخواستوں کے ریکارڈ ہونے کے علاوہ الاٹمنٹ آرڈرز کا ریکارڈ بھی پورا نہیں تھا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی۔ کہ افسر متعلقہ دیگر کاموں کی زیادتی کی وجہ سے کم توجہ دیتے تھے۔ اور دوسری وجہ وہ افراتفری کا ماحول تھا۔ جس میں جذبات نے زیادہ چھان بین کرنے کی بجائے فوراً لسبا کی تلقین کی۔

مسٹر زمان جہاں کا علیحدہ دفتر پٹیالہ ہاؤس میں کھل گیا ہے۔ ان کا علیحدہ علیحدہ عملہ ہوگا۔ وہ بحالیات کے نئے عقدوں کو سلجھانے کے ساتھ ساتھ پرانے ریکارڈ کو بھی مکمل کریں گے۔ اور یہ بھی جائزہ لینے کی کوشش کریں گے کہ کن کن سرکاری ملازموں کے پاس تقسیم سے قبل مکانات تھے۔ لیکن انہوں نے محض دنیوی مجبوریٔ حالات سے فائدہ اٹھا کر اور مکان الاٹ کرا لئے۔ اور یوں مہاجرین کو اپنا جائز حق حاصل کرنے سے محروم کر دیا۔

گجرات کے دیہات میں شدید قحط

روزانہ صرف دو چھٹانک اناج کا راشن

احمد آباد ۷ مارچ۔ مسٹر گستورا بائی لعل جی نے بناس کنٹھا (گجرات کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا مجموعہ) کا دورہ کرنے کے بعد ایک بیان میں بتایا۔ کہ ان ریاستوں میں کمی خوراک کی وجہ سے عوام کی حالت نہایت خراب ہو گئی ہے۔ ہفتہ بھر میں ایک شخص کو صرف ½۱ پونڈ اناج راشن میں ملتا ہے۔ لوگ سبزیاں اور دیگر نباتات کھا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ اگر مزید چند دنوں تک حکومت نے ان کی امداد نہ کی۔ تو ان ریاستوں میں بسنے والے ۳۲ ہزار لوگ جو قحط کا شکار ہو چکے ہیں۔ چل بسیں گے۔

اس سے قبل ایک سرکاری اعلان میں گجرات کے ۸۰ دیہات کو قحط زدہ قرار دیا جا چکا ہے۔